زندہ حق از قوّت شبیری است

واقعہ کربلا کا راز

مفکر پاکستان
علامہ محمد اقبالؒ

ناشر
مرکز افکار اسلامی

کربلا اور امام حسینؑ کا ذکر علامہ اقبالؒ کے اشعار میں بارہا اور بہت خوبصورت انداز میں بیان ہوا ہے۔علامہ اقبالؒ اور محبت اہلبیتؑ کے عنوان سے آپ کے اشعار کو متعدد افراد نے الگ شائع کیا ہے۔اس سال ۱۴ اگست، یوم آزادی پاکستان محرم الحرام کے پہلے عشرے میں آ رہا ہے۔اسی مناسبت سے مفکر پاکستان کی واقعہ کربلا کے بارے میں فارسی کی شاہکار نظم کو اردو ترجمہ کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ جوان نسل کو آگاہ کیا جائے کہ علامہ اقبالؒ کے ذہن میں کربلا کا کیا مقام تھا۔اس نظم میں علامہ نے عظمت امامؑ کو بھی واضح کیا اور مقصد امامؑ پر بھی روشنی ڈالی۔

اس نظم کا مطالعہ کریں بانیان پاکستان کی امام حسینؑ سے محبت کو جانیں اور ۱۴ اگست کو حاصل ہونے والی عظیم نعمت یعنی ملک خداداد پاکستان میں امن وسکون کی دعا کریں۔کربلا ہی سے اس وطن عزیز کی حفاظت کا سبق سیکھیں۔اللہ کربلا والوں کے صدقے میں اس سرزمین کو سدا آباد رکھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

در معنی حُرّیت اسلامیه و سِرّ حادثه کربَلا

حریتِ اسلامی اور حادثۂ کربلا کے راز کی وضاحت

هر که پیمان با هوالموجود بسُت
گردنش از بند هر معبود رَست

جس نے اس موجود وقائم اللہ سے عبودیت کا عہدو پیمان کرلیا ۔
اس کی گردن ہر معبود کی بندش سے آزاد ہوگئی۔

مومن از عشق است و عشق از مؤمن است
عشق را ناممکن ما ممکن است

مومن کی ہستی عشق سے ہے اور عشق کا وجود مومن سے ہے۔
ہمارے نزدیک جو ناممکن ہے وہ عشق کے لیے ممکن ہے۔

عقل سفّاک است و او سفّاک تر
پاک تر ،چالاک تر، بیبَاک تر

عقل بڑی خونریز ہے،لیکن عشق اس سے بھی زیادہ خون ریزی کرتا ہے۔
عشق پاک تر ہے چالاک بھی ہے اور نڈر بھی ہے۔

عقل در پیچاک ِاسباب و عِلَل
عشق چوگاں باز میدان عَمَل
عقل اسباب وعلتوں کی گھتیاں سلجھاتی رہتی ہے
اور عشق میدانِ عمل کا ماہر کھلاڑی وشہہ سوار ہے۔

عشق صید از زور بازو افگند
عقل مکار است و دامی می زند
عشق زور بازو سے اپنا شکار کرتا ہے
عقل مکاری سے کام لیتے ہوئے جال بچھاتی ہے۔

عقل را سرمایه از بیم و شک است
عشق را عزم و یقین لاینفک است
عقل کا تمام سرمایہ خوف وشک پر مبنی ہے
عشق سے عزم ویقین جدا نہیں ہوتے۔

آن کند تعمیر تا ویران کند
این کند ویران که آبادان کُند
عقل کسی شی کی تعمیر اس لئے کرتی ہے کہ اسے ویران کردے۔
اور عشق کسی ویرانی کا سامان فراہم کرتا ہے تا کہ اسے دوبارہ بسا دے۔

عقل چون باد است ارزاں در جهاں
عشق کمیاب و بهای او گراں

عقل ہوا کی طرح دنیا میں بہت سستی اور ارزاں ہے
عشق نہایت کمیاب ہے اور اس کی قیمت بہت زیادہ ہے۔

عقل محکم از اساس چون و چند
عشق عریاں از لباس چون و چند

عقل کیوں اور کیسے کی بنیادوں پر محکم و مضبوط ہوتی ہے
اور عشق چون و چرا کیوں اور کیسے کے لباس سے آزاد ہے

عقل می گوید که خود را پیش کُن
عشق گوید امتحان خویش کُن

عقل کہتی ہے کہ خود کو دوسروں کے سامنے پیش کرو
عشق کہتا ہے کہ پہلے خود کو آزمالو

عقل با غیر آشنا از اکتساب
عشق از فضل است و با خود در حساب

عقل کسب و کوشش سے دوسروں سے آشنا ہوتی ہے
عشق فضل و کرم سے ملتا ہے اور خود اپنی جانچ پڑتال کرتا ہے

عقل گوید شاد شو آباد شو
عشق گوید بنده شو آزاد شو
عقل کہتی ہے تم خوش رہو، آباد رہو
عشق کہتا ہے بندہ خدا بن کر ہر ایک سے آزاد رہو۔

عشق را آرامِ جاں حُرّیت است
ناقه اش را ساربان حُرّیت است
عشق کے لئے دل کا چین وسکون آزادی وحریت ہے
اس کے ناقے کا ساربان بھی آزادی وحریت ہے

آن شنیدستی که هنگامِ نبرد
عشق با عقل هوس پرور چه کرد
کیا تو نے سنا ہے کہ جنگ (کربلا) کے موقع پر
عشق نے ہوس کی پروردہ عقل کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

آن امامِ عاشقان پور بتول
سروِ آزاسدی ز بستان رسول
وہ عاشقوں کے امام وپیشوا (حسین علیہ السلام) جو زہرا کے دل بند ہیں
وہ چمنستانِ رسالت کے سرو آزاد ہیں

اللہ اللہ بای بسم اللہ پدر
معنی ذبح عظیم آمد پسر

اللہ اللہ! باپ (علیؑ) بسم اللہ کی ''ب'' ہیں
بیٹا (امام حسینؑ) ذبحِ عظیم کا معنی ومفہوم بن گیا ہے۔

بهرِ آن شهزادۂ خیر الملل
دوش ختم المرسلین نعم الجمل

سب سے بہترین امت کے اس شہزادے (امام حسینؑ) کے لئے۔
خاتم المرسلین کے کندھے بہترین اونٹ قرار پائے۔

سرخ رو عشقِ غیور از خُونِ او
شوخی این مصرع از مضمونِ او

غیرت مند عشق ان کے خون سے سرخرو ہوا۔
امامؑ ہی کے مضمون سے اس مصرع میں شوخی پیدا ہوئی۔

در میان امّت آن کیواں جناب
همچو حرف قل هو اللہ در کتاب

امت کے درمیان امام حسین کی ہستی جو بلند و بالا ہے
ایسے ہی ہیں جیسے قرآن مجید میں سورہ قل ھو اللہ احد ہے

موسی و فرعون و شبیر و یزید

این دو قوت از حیات آید پدید

موسیٰ اور فرعون، حضرت شبیر اور یزید

یہ دو قوتیں ابتدائے حیات سے چلی آرہی ہیں۔

زنده حق از قوت شَبّیری است

باطل آخر داغِ حسرت میری است

حضرت شبیر کی قوت کے سبب حق زندہ ہے

باطل کے لئے حسرت و یاس کا داغ لے کر مر جانا ہی مقدر ہے

چون خلافت رشته از قرآن گسیخت

حریت را زهر اندر کام ریخت

خلافت نے جب قرآن کریم سے اپنا رشتہ اور تعلق منقطع کر دیا

تو حریت و آزادی کے گلے میں زہر ڈال دیا گیا،

خاست آن سر جلوۀِ خیرالامم

چون سحاب قبله باران در قدم

ایسے عالم میں خیرالامم کا نمایندہ امام حسینؑ یوں اٹھ کھڑا ہوا

جیسے قبلے کی جانب سے بادل افق پر چھا گیا جو بارش کی نوید لا رہا ہو

بر زمین کربلا بارید و رفت
لاله در ویرانه ها کارید و رفت

یہ ابرِ کرم کربلا کی زمین پر برسا اور وہاں سے روانہ ہو گیا
ویرانوں میں گل لالہ کاشت کر کے روانہ ہو گیا

تا قیامت قطع استبداد کرد
موج خون او چمن ایجاد کرد

امام حسین علیہ السلام نے قیامت تک ظلم وستم کی شہ رگ کو کاٹ دیا
اور ان کے خون کی موج نے حریت کا چمن کھلا دیا

بهر حق در خاک و خون غلطیده است
پس بنای لااله گردیده است

امام حق کی خاطر خاک وخون میں غلطاں ہوئے
اور اس طرح لا الہ کی بنیاد بن گئے۔

مدعایش سلطنت بودی اگر
خود نکردی با چنیں سامان سفر

اگر ان کا ہدف ومقصد حکومت واقتدار کا حصول ہوتا
تو وہ اس سروسامان سے کبھی بھی کربلا کا سفر نہ کرتے

دشمناں چوں ریگ صحرا لاتعد

دوستان او به یزداں هم عدد

آپؑ کے دشمنوں کی تعداد صحرا کی ریت کے ذروں جتنی تھی

اور آپؑ کے دوستوں کی تعداد یزدان (خدا کا نام) کے عدد جتنی تھی۔(۷۲)

سرّ ابراهیم و اسمعیل بود

یعنی آں اجمال را تفصیل بود

آپؑ ابراہیم و اسماعیل کا راز پنہاں تھے

یعنی حضرت اسماعیل کی قربانی اجمالی تھی اور امام حسین کی تفصیلی تھی۔

عزمِ او چوں کوهساراں استوار

پائیدار و تند سیر و کامگار

امام حسینؑ کا عزم پہاڑوں کی طرح استوار اور محکم تھا

مضبوط و پائیدا،، تیز رفتار اور کامیاب و کامران تھا۔

تیغ بهر عزت دین است و بس

مقصدِ او حفظ آئین است و بس

امام حسینؑ کی جنگ فقط دین کی عزت و حرمت کے لئے ہے

ان کا مقصد آئین و قانون دین یعنی قرآن اور اسلام کی حفاظت ہے۔

ماسوی اللہ را مسلماں بندہ نیست

پیش فرعونی سرش افگندہ نیست

مسلمان اللہ کے علاوہ کسی اور کی بندگی نہیں کرتا

کسی فرعون زمان کے سامنے اس کا سر نہیں جھکتا۔

خونِ اُو تفسیر این اسرار کرد

ملّتِ خوابیدہ را بیدار کرد

امام حسین علیہ السلام کے خون نے ان رازوں کی تفسیر بیان کی ہے

اور خوابِ غفلت میں سوئی ہوئی ملت کو بیدار کیا ہے

تیغ لا چون از میاں بیرون کشید

از رگِ ارباب باطل خون کشید

امام حسینؑ نے جب "لا" یعنی انکار کی تلوار نیام سے باہر نکالی

تو اس تلوار نے ارباب باطل کی رگوں سے تمام خون کو کھینچ لیا۔

نقش اِلا اللہ بر صحرا نوشت

سطرِ عنوان نجات ما نوشت

امام عالی مقام نے صحرائے کربلا پر الا اللہ کا نقش لکھ دیا

یعنی ہماری نجات اور آزادی کی تحریر رقم کر دی

رمز قرآن از حسین آموختیم
ز آتش او شعله ها اندوختیم

ہم نے قرآن کا راز امام حسین علیہ السلام سے سیکھا ہے
اور انھی کی حرارت ایمانی سے یہ شعلے اکھٹے کیے ہیں

شوکت شام و فر بغداد رفت
سطوت غرناطه هم از یاد رفت

شام کی شان وشوکت اور بغداد کا کرو فر جاتا رہا
اور غرناطہ کی عظمت اور شان بھی یادوں سے محو ہوگئی

تار ما از زخمه اش لرزاں هنوز
تازه از تکبیر او ایماں هنوز

امامؑ ہی کے ساز سے ابھی تک ہمارے تار لرز رہے ہیں
اور امام حسین علیہ السلام کی تکبیر سے ابھی تک ایمان زندہ ہے

اے صبا اے پیک دور افتادگان
اشک ما بر خاکِ پاک او رساں

اے بادِ صبا! اے دور بسنے والوں کی پیام رساں وقاصد
تو ہمارے آنسوؤں کی سوغات امام حسین کی پاک خاک تک پہنچا۔

(رموزِ بیخودی)